فکر و نظر

مولانا محمد یوسف انور

مسلم حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ

امام کعبۃ اللہ الشیخ صالح بن حمید حفظہ اللہ کا بروقت انتباہ

حال ہی میں مسلم امہ کے مسائل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے امام کعبۃ اللہ اور مجلس شوریٰ سعودی عرب کے چیئرمین فضیلۃ الشیخ صالح بن حمید نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء بالخصوص مسلمان حکمرانوں سے متحرک کردار ادا کرنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ تفرقہ بازی مسلمانوں کے اتحاد کے لیے موجودہ عالمی تناظر میں سب سے بڑا خطرہ ہے۔

انھوں نے کہا دنیا بھر کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تمام مسلکی اختلافات کو بھلا کر اپنے اصل مقاصد کی طرف توجہ دیں۔ الشیخ نے عراق کی صورت حال پر تأسف کا اظہار کیا اور کہا کہ مسلمان قائدین کو چاہیے کہ وہ شیعہ و سنی اختلافات کے خاتمے کو اولین حیثیت دیں اور اپنے مطالبات وغیرہ منوانے کے لیے تشدد کا راستہ اختیار نہ کریں۔ (روزنامہ ایکسپریس۔ ۱۱ فروری)

ہم سمجھتے ہیں کہ فضیلۃ الشیخ موصوف کا یہ بیان ایک بروقت انتباہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہودی لابی نے اس بار شیعہ سنی اختلافات کو بین الاقوامی سطح پر ابھارنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبہ کا کامیاب آغاز عراق میں کیا جا چکا ہے۔ جہاں ایک سنی حکومت ختم کر کے شیعہ حکومت قائم کی گئی ہے اور پھر شیعوں و سنیوں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ روزانہ اموات کا اوسط ایک سو افراد سے بھی زیادہ ہے۔ مرنے والے چاہے سنی ہوں، چاہے شیعہ۔ بہر حال جانی و مالی یہ نقصان مسلمانوں ہی کا ہوا ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ شیعہ اور سنی مسلمانوں کے درمیان فاصلے روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ مخالفت و نفرت تو تھی ہی، مگر اب باہم ایک دوسرے کے خلاف وحشت و بربریت میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہی امریکہ کی عراق میں ایک بڑی کامیابی ہے۔ یہی حکمت عملی حماس اور الفتح کو باہم الجھانے کے لیے فلسطین میں کامیابی سے استعمال کی گئی ہے۔

ایران میں بھی اسی سازش کو بتدریج آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ عراق میں امریکہ نے اپنے اولین ہدف میں کامیاب ہونے کے بعد اگلے مرحلے پر اپنی طے شدہ حکمت عملی کے مطابق امریکہ نے ایران سے عراق کی حکومت سے استحکام کے لیے مدد حاصل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ جس کا حسب توقع ایران کی حکومت کی جانب سے مثبت جواب دیا گیا ہے۔

حسب توقع اس لیے کہ ایران کے بھی مفاد میں ہے کہ عراق میں ایک مستحکم اور ایران دوست حکومت قائم ہو مگر اس صورتِ حال کی عرب دنیا میں اس طرح تصویر کشی کی گئی کہ ایران عراق کی صورتِ حال کو اپنے مفاد اور انقلاب کی برآمد کے لیے استعمال کر رہا ہے جو کہ اردگرد کی سنی عرب ریاستوں کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ اس طرح ایران کو عراق سمیت دنیا بھر کے غیر شیعہ مسلمانوں کا دشمن باور کرایا جا رہا ہے۔

نظر آ رہا ہے مغربی میڈیا نے اب اسی ہدف کے حصول کے لیے بھرپور سرگرمی کا آغاز کر دیا ہے۔ خدانخواستہ اگر اسلام دشمنوں کی یہ سازش بھی کامیاب ہوگئی تو عراق کی شورش پورے خلیج سمیت افغانستان اور پاکستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے اور مسلمان ایک فضول لایعنی اور سراسر نقصان دہ جنگ میں باہم الجھ کر رہ جائیں گے۔ جس کے نتیجے میں فائدہ صرف اور صرف امریکہ کو پہنچے گا اور امریکی مفادات عراق میں ہمیشہ کے لیے محفوظ اور مامون ہو جائیں گے۔

امریکی اس خطے میں اپنے قبضے کو طول دینے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ چاہے اس کے لیے انہیں عراق کی تقسیم کرنا پڑے جو دیکھنے میں زیادہ دور نہیں۔ یا ایک عراق کے تحت ہی مختلف العقیدہ مسلمانوں کو مسلسل ٹکراؤ پر مجبور کرایا جائے جو کہ وہ کر بھی رہے ہیں۔ حالات کا یہ نقشہ مسلمانوں کی بڑی تباہی کا سرورق بن کر اب بالکل واضح ہو چکا ہے۔ اس تباہی سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ خلیج کے عرب ممالک کے ایران سے فاصلے فوری ختم کر کے اور شیعہ و سنی طبقات میں وحدت و یگانگت کی فضا پیدا کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کی بقا اور حفاظت کی خاطر کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس کا مرکزی ہدف مسلمانانِ عالم کا مفاد ہو۔ تاکہ امریکہ اور اس کی دوسری حلیف مغربی قوتیں اپنی سازشیں کامیاب نہ کر سکیں۔

ایسے میں فضیلۃ الشیخ الصالح بن حمید حفظہ اللہ کا متذکرہ بالا اظہارِ خیال وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس پر دنیا بھر کے مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کو فی الفور توجہ دینا ہوگی۔

اس سلسلہ میں علمائے امت کی بھی بھاری ذمہ داری اور فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مواعظ و خطبات میں امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف کفریہ طاقتوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔